

تالیف..... ابو یحییٰ امام خاں نوشہری مرحوم

کتابت و طباعت: گوارا— کاغذ سفید صفحات: ۴۲۰— قیمت: ۱۰ روپے

ناشر: حافظ عبدالرشید انظر سلفی، جامعہ سلفیہ لائل پور

مسلمانوں نے بحیثیت قوم تاریخ و سیر کو اپنا پسندیدہ موضوع بنایا اور اس میدان میں ایسی گراں بہا خدمات انجام دیں کہ غیر مسلم مستشرقین تک سے ڈو وصول کی ہوئے۔ ڈاکٹر سپرننگر کا قول ہے کہ مسلمانوں کے علمی سرمائے میں "اسما- الرجال" ایسا علم ہے جس کی مثال کوئی دوسری قوم پیش کرنے سے عاجز ہے۔

برصغیر میں صوفیائے کرام اور شعرا کے کئی تذکرے لکھے گئے مگر علمائے حالات کی طرف چنداں توجہ نہ دی گئی

ابن کے زمانے میں ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی تاریخ میں اور بعد ازاں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار

الانخبار میں علماء کے تراجم کے لیے چند اوراق مخصوص کیے ہیں۔ ایسے اہل علم کی ضرورت تھی جو علمائے کرام کے

تراجم اور تذکرے لکھتے۔ مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے "آثار الحکام" اور "سجۃ المرکان" لکھ کر کسی حد تک اس

مغفلت کی تلافی کی۔ بعد میں مولانا عبدالحق فرنگی محلی "طرب الائن"، نواب صدیق حسن خاں "ابجد العلوم"، اور

آسمان المسبلہ "لکھ کر ہندوستان کی علمی تاریخ منظر عام پر لائے۔ مولوی رحمان علی نے "تذکرہ علمائے ہند"

مرتب کیا مگر تعصب سے کام لیتے ہوئے خانوادہ ولی اللہی کو صحیح مقام نہ دیا۔ دور جدید میں مولانا عبدالحق لکھنوی

نے بیس سال کی محنت و مشاقق سے آٹھ ضخیم جلدوں میں "تہذیب الخواطر" جیسا رفیع الشان تذکرہ لکھا۔

مندرجہ بالا تذکروں کے علاوہ مختلف علاقوں کے مشاہیر کے تذکرے بھی لکھے گئے جیسے تذکرہ کابلان

رام پور۔ ذائع عبدالقادر خانی، تذکرہ مشاہیر مالواری، تذکرہ اہل دہلی وغیرہ۔ ان تذکروں میں بھی علما کے کرام

کے حالات آگئے ہیں۔

اس روایت کو ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی نے مزید آگے بڑھایا اور علمائے حدیث کے حالات کو اپنا

موضوع سخن قرار دیا۔ اس تذکرے میں انہوں نے غیر منقسم ہند میں حدیث و سنت کی عظیم الشان خدمات

سرا انجام دینے والوں کا ذکر کیا ہے۔ "بجز اتبارح سنت میں تصوف و فقہ کے علاوہ حدیث و سنت کی

ترویج کے لیے انتھک کوششیں کیں۔ زیر مطالعہ تذکرے میں دو سو علمائے کرام کا تعارف کرایا گیا ہے

مرتب نے متقدمین کی کوششوں سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور اپنے دور کے علماء کے حالات نہایت

محنت سے جمع کیے ہیں۔